سلسلہ: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: تیئیسویں

رسالہ نمبر 5

الادلۃ الطاعنہ فی اذان الملاعنہ ۱۳۰۶ھ

ملعونوں کی اذان کے بارے میں نیزے چبھونے والے دلائل

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ
الادلۃ الطاعنہ فی اذان الملاعنہ ۱۳۰۶ھ
(ملعونوں کی اذان کے بارے میں نیزے چبھونے والے دلائل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ ۱۸۳: ازانجمن محب اسلام مرسلہ مولوی صاحب صدر انجمن ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ

کیافرماتے ہیں علمائے اہل سنت وجماعت اس مسئلہ میں کہ بالفعل اہل تشیع نے اپنی اذان وغیرہ میں حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نسبت کلمہ خلیفہ رسول اللہ بلافصل کہنا اختیار کیا ہے۔ پس اہلسنت کو اس کلمہ کا سننا بمنزلہ سننے تبرا کے ہے یا نہیں، اور اس کے انسداد میں کوشش کرنا باعث اجر ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا (بیان کرو تاکہ اجر پاؤ۔ت)

الجواب:

الحمدللہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وخلفائہ الاربعۃ الراشدین والہ وصحبہ واھل سنتہ اجمعین۔	تمام حمدیں اللہ تعالٰی رب العالمین کے لئے ہیں اور صلوٰۃ وسلام رسولوں کے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان خلفاء اربعہ راشدین اور آپ کی آل وصحابہ اور تمام اہلسنت پر۔(ت)

الحق یہ کلمہ مغضوبہ مبغوضہ مذکورہ سوال خالص تبرا ہے اور اس کا سننا سنی کے لئے بمنزلہ تبرا سننے سنی کے لیے بمنزلہ تبرا سننے کے نہیں بلکہ حقیقۃً تبرا سننا ہے۔والعیاذ باللہ تعالٰی رب العالمین، تبرا کے معنی اظہار براءت وبیزاری جس پر یہ کلمہ خبیثہ نہ کنایۃً بلکہ صراحۃً دال ہے کہ اس میں بالتصریح خلافت راشدہ حضرات خلفاء ثلثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نفی ہے اور اس نفی کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ وہ بعد حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مسند نشین نہ ہوئے کہ ان کا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد تخت خلافت پر جلوس فرمانا فرمان واحکام جاری کرنا نظم ونسق ممالک اسلامیہ وتمام امور ملک ومال ورزم وبزم کی باگیں اپنے دست حق پرست میں لینا وہ تاریخی واقعہ مشہور متواتر اظہر من الشمس ہے جس سے دنیا میں موافق مخالف یہاں تک کہ نصارٰی ویہود ومجوس وہنود کسی کو انکار نہیں بلکہ ان محبان خدا ونوابان مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روافض کو زیادہ عداوت کا مبنٰی یہی ہے ان کے زعم باطل میں استحقاق خلافت حضرات مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الاسنی میں منحصر تھا جب بحکم الٰہی خلافت راشدہ اول ان تین سرداران مومنین کو پہنچی روافض نے انھیں معاذاللہ مولٰی علی کا حق چھیننے والا ٹھہرایا اور تقیہ شقیہ کی بدولت حضرت اسد اللہ الغالب کو عیاذاً باللہ سخت نامردود ف وبزدل وتارک حق ومطیع باطل بتایا ع

دوستی بے خرداں دشمنی ست

(بے عقل لوگوں کی دوستی اصل میں دشمنی ہے۔ت)

" كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝ " [1]	کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا جھوٹ کہہ رہے ہیں۔(ت)

تو لاجرم لفظ بلا فصل میں جو نفی ہے اس سے نفی لیاقت واستحقاق مراد، تو اس مجمل لفظ میں غضب وظلم وانکار حق واصرار باطل ومخالف دین واختیار دنیا وغیرہ وغیرہ ہزاروں مطاعن ملعونہ جو قوم روافض اپنے اعتقاد میں رکھتی اور زبان سے بکتی ہے سب دفعۃً موجود ہیں اور لائے نفی سے اپنی براءت وبیزاری کا کھلا اظہار، پھر تبرا اور کس چیز کا نام ہے میں اس واضح بات کے ایضاح کرنے یعنی آفتاب روشن کو چراغ دکھانے میں زیادہ تطویل محض بیکار سمجھ کر صرف اس الزامی نظر پر قناعت کرتا ہوں، اگر کوئی شخص کہے (قوم شیعہ میں بعد عبدالرزاق بن ہمام کے جس نے ۲۱۱ھ میں انتقال کیا بلا فصل بہاؤالدین املی ہونے سے محفوظ اور بظاہر نام اسلام سے محفوظ رہے۔تو کیا اس نے ان دونوں کے بیچ میں

ف: روافض کے طور پر حضرت مولٰی علی معاذاللہ بزدل تارک حق مطیع باطل ٹھہرے۔

[1] القرآن الکریم ۱۸/ ۵

جتنے شیعے گزرے مثل طوسی وحلی وکلینی وابن بابویہ وغیرہم سب کو کافر ملعون نہ کہا، نہیں نہیں یقینا اس کے کلام کا صاف صاف یہی مطلب ہے جس کے سبب ہم اہل حق بھی اس لفظ پر انکار کریں گے اور اسے ناپسند رکھیں گے کہ ہمارے نزدیک بھی ان سب پر علی الاطلاق حکم کفر ولعنت جائز نہیں۔ انصاف کیجئے کیا اگر یہ بات علانیہ برسر بازار پکاری جائے تو شیعہ کو کچھ ناگوار نہ ہوگا یا وہ اسے صریح توہین وتذلیل نہ سمجھیں گے حالانکہ اس بیچ میں جتنے شیعے گزرے کسی کو مدح وعقیدت شیعہ کے اصول مذہب میں داخل نہیں، نہ معاذاللہ قرآن وحدیث یا اقوال ائمہ اطہار رضوان اللہ تعالٰی علیہم ان لوگوں کی نیکی وخوبی پر دال، پھر حضرات خلفائے ثلثہ ف۱ رضوان اللہ تعالٰی علیہم جن کی ثناومدحت وادب وعقیدت ہم اہل سنت کے اصول مذہب میں داخل اور ہمارے نزدیک ہزاروں آیات واحادیث حضرت رسالت واقوال ائمہ اہلبیت صلوات اللہ علیہ وعلیہم سے ان کی لاکھوں خوبیاں تعریفیں مالا مال ان کی نسبت ایسا کلمہ مغضوبہ اذان میں پکارا جانا کیونکر ہماری توہین مذہبی نہ ہوگا یا ہمارے دلوں کو نہ دکھائے گا غرض یہ تو وہ روشن وبدیہی بات ہے جس کے ایضاح کو جو کچھ کہئے اس سے واضح تر نہ ہوگا مجھے بتوفیق اللہ عزوجل یہاں یہ ظاہر کرنا ہے کہ یہ کلمات جو روافض حال نے سنیوں کی ایذارسانی کو اذان میں بڑھائے ہیں ان کے مذہب کے بھی خلاف ہیں۔

(۱) ان کی حدیث وفقہ کی رو سے بھی اذان ایک محدود عبارت معدود کلمات کا نام ہے جن میں یہ ناپاک لفظ داخل نہیں۔

(۲) ان کے نزدیک بھی اس اذان منقول میں اور عبارت بڑھانا ناجائز وگناہ اور اپنے دل سے ایک نئی شریعت نکالنا ہے۔

(۳) ان کے پیشوا خود لکھ گئے کہ ان زیادتیوں کی موجب ایک ملعون ف۲ قوم ہے جنھیں امامیہ بھی کافر جانتے ہیں۔

میں ان تینوں امور کی سندیں مذہب امامیہ کی معتبر کتابوں سے دوں گا اور ان کی عبارتیں مع صاف ترجمہ کے نقل کروں گا وباللہ التوفیق ولہ الحمد علی ارأۃ سواء الطریق (اللہ تعالٰی سے ہی توفیق ہے اسی کے لئے حمد ہے سیدھا راستہ دکھانے پر۔ ت)

ف۱: حضرت خلفائے ثلثہ کی ثناومدحت ادب وعقیدت اہل سنت کے اصول مذہب میں ہے۔

ف۲: روافض کے پیشواؤں نے کہا کہ اذان میں خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بلافصل وغیرہ زیادت کی موجد ایک ملعون قوم ہے۔

سند امر اول: شرائع الاسلام شیخ علی مطبوعہ کلکتہ مطبع گلدستہ نشاط ۱۲۵۵ھ کے صفحہ ۳۴ پر ہے:

الاذان علی الاشھر ثمانیة عشر فصلا التکبیر اربع و الشھادة بالتوحید ثم بالرسالة ثم یقول حی علی الصلوٰة ثم حی علی الفلاح ثم حی علی خیر العمل و التکبیر بعدہ ثم التھلیل کل فصل مرتان [2]۔	اذان مشہور تر قول پر اٹھارہ کلمے ہیں: تکبیر چار بار اور گواہی توحید کی پھر رسالت کی پھر حی علی الصلوٰۃ پھر حی علی الفلاح پھر حی علی خیر العمل اور اس کے بعد اللہ اکبر پھر لا الہ الا اللہ ہر کلمہ دو بار۔

خضیر حی جو شہید ثانی کہا جاتا ہے اس کی شرح مدارک میں لکھتا ہے:

ھذا مذھب الاصحاب لا اعلم فیه مخالفا والمستند فیه مارواہ ابن بابویه والشیخ عن ابی بکر الحضرمی وکلیب الاسدی عن ابی عبداللہ علیه السلام انه حکی لھما الاذان فقال اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا اله الا اللہ اشھد ان لا اله الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰة حی علی الصلوٰة حی علی الفلاح حی علی الفلاح حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل اللہ اکبر اللہ اکبر لا اله الا اللہ لا اله الا اللہ، والاقامة کذٰلك وعن اسمعیل الجعفی قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول الاذان والاقامة خمسة وثلثون حرفا	اذان کے وہی اٹھارہ کلمے ہونا مذہب تمام امامیہ کا ہے جس میں میرے نزدیک کسی نے خلاف نہ کیا اور اس کی سند وہ حدیث ہے جو ابن بابویہ و شیخ نے ابوبکر حضرمی وکلیب اسدی سے روایت کی کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ان کے سامنے اذان یوں بیان فرمائی اللہ اکبر ۴، اشھد ان لا الہ الا اللہ ۲، اشھد ان محمد ا رسول اللہ ۲، حی الصلوٰۃ ۲، حی علی الفلاح ۲، حی علی خیر العمل ۲، اللہ اکبر ۲، لا الہ الا اللہ ۲، اور فرمایا اسی طرح تکبیر کہے، اور اسمٰعیل جعفی سے روایت ہے میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ اذان و تکبیر کا مجموعہ پینتیس کلمے ہے۔ پھر حضرت نے اپنے دست مبارک سے ایک ایک کرکے گنے، اذان اٹھارہ

[2] شرائع الاسلام المقدمة السابقة فی الاذان والاقامة مطبعة الآداب فی النجف الاشرف ۱/ ۷۵

فعد ذٰلك بيده واحدا واحدا الاذان ثمانية عشر حرفاً والاقامة سبعة عشر حرفاً واشار المصنف بقوله على الاشهر الى مارواه الشيخ بسنده الى الحسين بن سعيد عن النصربن سويد عن عبدالله بن سنان قال سألت ابا عبدالله عليه السلام عن الاذان فقال تقول الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله، اشهد ان محمدا رسول الله، حی علی الصلوٰة، حی علی الصلوٰة حی علی الفلاح حی علی الفلاح حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل، الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله وروی زرارة والفضيل عن ابی عبدالله عليه السلام، نحو ذٰلك وحكى الشيخ عن بعض الاصحاب تربيع التكبير فی اخر الاذان وهو شاذ مردود بما تلونا من الاخبار[3] اهملخصاً۔	کلمے اور تکبیر سترہ اور وہ جو مصنف (یعنی حلبی نے شرائع الاسلام میں) کہا کہ مشہور تر قول پر اذان کے اٹھارہ کلمے ہیں وہ اس سے اس حدیث کی طرف اشارہ کرتا ہے جو شیخ نے بسند خود حسین بن سعید اس نے نصر بن سوید اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اذان کو پوچھا، فرمایا یوں کہہ الله اكبر ۲۔اشهد ان لا اله الا الله ۲،اشهد ان محمدا رسول الله ۲، حی علی الصلوٰة۲، حی علی الفلاح۲، حی علی خیر العمل ۲،الله اكبر ۲،لا اله الا الله ۲ (یعنی اس حدیث میں شروع اذان صرف دو تکبیر سے ہے تو اذان کے سولہ ہی کلمے رہیں گے) اور زرارہ وفضیل نے امام ممدوح سے یونہی روایت کی اور شیخ نے بعض امامیہ سے اخر اذان میں چار تکبیریں نقل کیں اور وہ شاذ مردود ہے بسبب ان حدیثوں کے جو ہم نے ذکر کیں اھ ملخصا۔

شہید شیعہ ابوعبداللہ بن مکی لمعہ دمشقیہ میں لکھتا ہے:

يكبر اربعاً فی اول الاذان ثم التشهدان ثم حيعلات الثلث ثم التكبير ثم التهليل مثنى فهذه ثمانيه عشر فصلا فهذه جملة الفصول	اول اذان میں چار بار الله اكبر کہے پھر دونوں شہادتیں پھر تینوں حی علی پھر الله اكبر پھر لا اله الا الله ہر کلمہ دوبارہ یہ اٹھارہ کلمے ہیں اور کل یہی ہیں جو شرع میں منقول ہوئے۔

[3] مدارک الاحکام شرح شرائع الاسلام

المنقول شرعاً ولا یجوز اعتقاد شرعیۃ غیر ھذہ لفصل فی الاذان والاقامۃ کالتشھد بالولایۃ لعلی[4] اھملخصاً۔	ان کے سوا اذان اور اقامت فـــ۱ میں اور کسی کو مشروع جاننا جائز نہیں جیسے اشھد ان علیاً ولی اللہ اھ ملخصًا۔

سند امر دوم: اسی مدارک میں ہے:

الاذان سنۃ متلقاۃ من الشارع کسائر العبادات فیکون الزیادۃ فیہ تشریعاً محرماً کما یحرم زیادۃ "ان محمد والہ خیر البریۃ" فان ذلك وان کان من احکام الایمان الا انہ لیس من فصول الاذان[5]۔	اذان ایک سنت ہے جسے شارع (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے تعلیم فرمایا مثل اور عبادتوں کے تو اس میں کوئی لفظ بڑھانا اپنی طرف سے نئی شریعت فـــ۲ ایجاد کرنا ہے اور یہ حرام ہے جیسے "ان محمد والہ خیر البریہ" کا بڑھانا حرام ہوا کہ یہ اگرچہ احکام ایمان سے ہے مگر اذان کے کلمات سے نہیں۔

اسی میں ہے:

الاذان عبادۃ متلقاۃ من صاحب الشرع فیقتصر فی کیفیتھا علی المنقول والروایات المنقولۃ عن اھل البیت علیھم السلام خالیۃ عن ھذا اللفظ فیکون الاتیان بہ تشریعاً محرماً[6]۔	اذان ایک عبادت ہے کہ صاحب شرع صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سیکھی گئی تو اس کی کیفیت میں اسی قدر اقتصار کیا جائے جس قدر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے اور حضرات اہل بیت کرام علیہم السلام سے جو روایتیں منقول ہوئیں وہ اس لفظ سے خالی ہیں تو اس کا بڑھانا نئی شریعت تراشنا ہوگا کہ حرام ہے۔

سند امر سوم: شیخ صدوق شیعہ ابن بابویہ قمی کہ ان کے یہاں کے اکابر مجتہدین وارکان مذہب سے ہے۔ کتاب من لایحضرہ الفقیہ کے باب الاذان والاقامۃ للمؤذنین میں لکھتا ہے:

روی ابوبکرن الحضر می وکلیب ن الاسدی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ حکی لھما الاذان فقال اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ	ابوبکر حضرمی وکلیب اسدی حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روای کہ اس جناب نے ان کے سامنے اذان یوں کہہ کر سنائی اللہ اکبر ۴

فـــ۱: بعض ائمہ روافض کی تصریح کہ اذان میں اشھد ان علیاً ولی اللہ یا اس کے مثل کہنا جائز ہے اور اذان میں اس کی مشروعیت کا اعتقاد باطل ہے۔

فـــ۲: بعض پیشوایان کی تصریح کہ ۱۸ کلمات منقولہ اذان سے کوئی کلمہ بڑھانا نئی شریعت گھڑنا ہے اور یہ حرام ہے۔

[4] اللمعۃ الدمشقیہ

[5] مدارک الاحکام شرح شرائع الاسلام

[6] مدارک الاحکام شرح شرائع الاسلام

اکبراشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدًا رسول الله اشهد ان محمدًا رسول الله حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل.الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله وقال مصنف هذا الکتاب هذا هو الاذان الصحیح لایزاد فیه ولا ینقص منه و المفوضة لعنهم الله قد وضعوا اخبارا و زادوا فی الاذان محمد وال محمد خیر البریة مرتین.وفی بعض روایاتهم بعد اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان علیاً ولی الله مرتین.ومنهم من روی بدل ذٰلك واشهد ان علیاً امیر المومنین حقا مرتین ولا شك فی ان علیاً ولی الله وانه امیر المومنین حقاً وان محمد واله صلوات الله علیهم خیر البریة ولکن لیس ذٰلك فی اصل الاذان وانما ذکرت ذٰلك لیعرف بهذه الزیادة المتهمون بالتفویض المدلسون انفسهم فی جملتنا[7]۔

اشهد ان لا اله الا الله ۲،اشهد ان محمدا رسول الله ۲،حی علی الصلوٰۃ ۲،حی علی الفلاح ۲،حی علی خیر العمل ۲،الله اکبر ۲،لا اله الا الله ۲، مصنف اس کتاب کا کہتا ہے یہی اذان صحیح ہے نہ اس میں کچھ بڑھایا جائے نہ اس سے کچھ گھٹایا جائے،اور فرقہ مفوضہ نے کہ اللہ ان پر لعنت کرے کچھ جھوٹی حدیثیں اپنے دل سے گھڑیں اور اذان میں محمد وال محمد خیر البریه ۲ دو بار بڑھایا اور انھیں کی بعض روایات میں اشهد ان محمد رسول الله کے بعد اشهد ان علیاً ولی الله دو بار آیا اور ان کے بعض نے اس کے بدلے اشهد ان علیاً امیر المومنین حقاً دو بار روایت کیا اور اس میں شک نہیں کہ علی ولی اللہ ہیں اور بیشک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کی آل علیہم السلام تمام جہاں سے بہتر ہیں مگر یہ کلمے اصل اذان میں نہیں،اور میں نے اس لئے ذکر کردیا کہ اس زیادتی کے باعث وہ لوگ پہچان لئے جائیں جو مذہب تفویض سے متہم ہیں اور براہ فریب اپنے آپ کو ہمارے گروہ (یعنی فرقہ امامیہ) میں داخل کرتے ہیں۔

دیکھو امامیہ کا شیخ صدوق کیسی صاف صاف شہادت دے رہا ہے کہ اذان کے شروع میں وہی اٹھارہ کلمے ہیں اور ان پر یہ زیادتیاں مفوضہ کی تراشی ہوئی ہیں اور صاف کہتا لعنهم الله تعالٰی

[7] من لایحضر الفقیه باب الاذان والاقامة الخ دار الکتب الاسلامیه تہران ایران ۱/ ۸۹۔۱۸۸

ان پر اللہ لعنت کرے۔

تنبیہ لطیف: جس طرح بحمداللہ تعالٰی ہم نے یہ امور پیشوایان شیعہ کی تصریحات سے لکھے یونہی مناسب کہ اس کلمہ خبیثہ کا تبرا ہونا بھی انہی کے معتمدین سے ثابت کردیا جائے صدر کلام میں جس واضح تقریر سے ہم نے اس کا تبرا ہونا ظاہر کیا اس سب سے قطع نظر کیجئے تو ایک امام شیعہ کی شہادت لیجئے کہ اس کی تقریر سے اس ناپاک کلمے کا سبّ صریح ودشنام قبیح ہونا ثابت، ان کا علامہ کتاب المختلف میں لکھتا ہے۔

المفاخرة لاتنفك عن السباب اذا المفاخرة انما تتم بذكر فضائل له وسلبها عن خصمه اوسلب رذائل عنه واثباتها لخصمه وهذا معنى السباب [8]۔	دو شخصوں کا آپس میں تفاخر کرنا (کہ ہر ایک اپنے آپ کو دوسرے پر کسی فضل وکمال میں ترجیح دے) باہم دشنام دہی سے خالی نہیں ہوتا کہ مفاخرت یونہی تمام ہوتی ہے کہ یہ شخص کچھ خوبیاں اپنے لئے ثابت کرے اور اپنے مقابل کو ان سے خالی کہے یا بعض برائیوں سے اپنی تبرئی اور اپنے مقابل کے لئے انھیں ثابت کرے۔ اور یہی معنی دشنام دہی کے ہیں۔
نقله بعض محشى الروضة البهية شرح اللمعة الدمشقية على هامشها من كتاب الحج فى تفسير السباب صفحه ۱۶۱۔	اس کو روضہ بہیہ شرح لمعہ دمشقیہ کے بعض محشٰی نے اس کے حاشیہ پر کتاب الحج میں سباب کی تفسیر میں صفحہ ۱۶۱ پر نقل کیا ہے۔ (ت)

اب کہئے کہ خلافت حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فضیلت ہے یا نہیں۔ ضرور کہے گا کہ اعلٰی فضائل سے ہے اب کہے "خلیفہ رسول اللہ" کہہ کر آپ نے اسے مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کے لئے ثابت اور "بلافصل" کہہ کر حضرات خلفائے ثلثہ رضوان اللہ علیہم سے سلب کیا یا نہیں، اقرار کے سوا کیا چارہ ہے۔ اور جب یوں ہے اور آپ کا علامہ گواہی دیتا ہے کہ شرع میں دشنام اسی کا نام، تو کیا محل انکار رہا کہ یہ مبغوض کلمہ معاذاللہ علی الاعلان ہمارے پیشوایان دین کو صاف صاف دشنام دیتا ہے پھر تبرا نہ بتانا عجیب سینہ زوری ہے۔

[8] کتاب المختلف

ہاں اب داد انصاف طلب ہے

اگر بالفرض یہ کلمہ ملعونہ ان کی اذان مذہبی میں داخل ہوتا اور ان کے یہاں روایات میں آتا تو کہہ سکتے کہ صرف اہلسنت کا دل دکھانا مقصود نہیں بلکہ اپنی رسم مذہبی پر نظر ہے اب کہ یقیناً ثابت کہ کلمہ مذکورہ خود ان کے مذہب میں بھی نہیں۔ نہ صاحب شرع صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس کی روایت نہ حضرات ائمہ اطہار سے اس کی اجازت نہ ان کے پیشواؤں کے نزدیک اذان کی یہ ترتیب و کیفیت بلکہ خود انھیں کی معتبر کتابوں میں تصریح کہ اذان میں صرف اتنا بڑھانا بھی حرام ہے کہ اشھد ان علیا ولی اللہ اور یہ زیادتیاں اس فرقہ ملعونہ کی نکالی ہوئی ہیں جو باتفاق اہلسنت و شیعہ کافر ہیں، تو ایسی حالت میں اس کے بڑھانے کو ہرگز کسی رسم مذہبی کی ادا پر محمول نہیں کرسکتے بلکہ یقیناً سوا اس کے کہ اہلسنت کو آزار دینا اور ان کا دل دکھانا اور ان کی توہین مذہبی کرنا مد نظر ہے اور کوئی غرض مقصود نہیں، سبحان اللہ! طرفہ بیباکی ہے اگر یہ ناپاک لفظ ان کی اذان مذہبی میں ہوتا بھی تاہم کوئی فریق اپنی اس رسم مذہبی کا اعلان ہی نہیں کرسکتا جس میں دوسرے فریق کی توہین مذہبی یا اس کے پیشوایان دین کی اہانت ہو نہ کہ یہ ناپاک رسم کہ خود شیعہ کے بھی خلاف مذہب ملعون کافروں سے سیکھ کر یہ اعلان کریں اور ہمارے پیشوایان دین کی جناب میں ایسے الفاظ کہہ کر جو بتصریح انھیں کے عمائد کے صریح دشنام ہیں ہمارا دل دُکھائیں کیا اب ہند میں روافض کی سلطنت ہے یا گورنمنٹ ہند شیعہ ہوگئی یا اس نے ہماری توہین مذہبی کی پروانگی دے دی یا شیعی صاحبوں نے کوئی خفیہ طاقت پیدا کرلی جس کے باعث ارتکاب جرم میں دہشت نہ رہی، فالی اللہ المشتکی وعلیہ البلاغ وھو المستعان ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا ومولٰنا محمد والہ وصحبہ اجمعین۔ والحمدللہ رب العالمین۔

رسالہ

ادلۃ الطاعنۃ فی اذن الملاعنۃ

ختم ہوا